احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7 مئی 2014ء 7 رجب 1435 ہجری 7 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 103

نماز استسقاء

ایک دفعہ قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کے حضور عرض کرنے لگے۔ ''اے میرے مولیٰ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ابر رحمت کی امید رکھتے ہیں۔'' ابھی اپنی جگہ ہی کھڑے تھے کہ بارش برسنے لگی! اسی دوران آپ کے پاس کچھ بدو آئے اور عرض کی کہ امیر المومنین ہم فلاں وقت فلاں جگہ تھے کہ ہم نے ایک بادل دیکھا جس سے نداء آرہی تھی ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے! ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے!

(کرامات اولیاء سیاق ماروی من کرامات امیر المؤمنین ابی حفص ترجمہ از اسوۂ صحابہ رسول: حافظ مظفر احمد صاحب)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ نماز استسقاء ہوئی تھی جس میں حضرت صاحب بھی شامل ہوئے تھے اور شاید مولوی محمد احسن صاحب مرحوم امام ہوئے تھے۔ لوگ اس نماز میں بہت روئے تھے۔ مگر حضرت صاحب میں چونکہ ضبط کمال کا تھا اس لئے آپ کو میں نے روتے نہیں دیکھا اور مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد بہت جلد بادل آکر بارش ہوگئی تھی بلکہ شاید اسی دن بارش ہوگئی تھی۔

(سیرت المہدی جلد 2 ص 105)

حضرت مرزا نذیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ جبکہ گرمی کا موسم تھا اور بارش نہ ہوتی تھی لوگوں نے صلوٰۃ استسقاء کے لئے حضور سے کہا۔ حضور نے مان لیا۔ آخر دوپہر سے کچھ پہلے مرد حضرت صاحب کے ساتھ باہر گئے اور ہم حضرت اماں جان والے گروپ میں باغ میں گئے۔ باغ میں ایک حویلی تھی۔ باہر سے حضرت صاحب نے حویلی کے اندر حضرت اماں جان کے پاس کچھ ٹوکرے بھجوائے جن میں آم اور آڑو تھے کہ بچوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت اماں جان نے ہم سب بچوں میں ان چیزوں کو تقسیم کیا۔ حضور نے صلوٰۃ استسقاء باہر میدان میں پڑھائی۔ غالباً کافی دیر لگی۔ بالآخر حضرت اماں جان کے پاس حضور کا رقعہ آیا کہ بچوں کو لے کر فوراً شہر چلے جائیں۔ امید ہے سخت بارش ہوگی۔ چنانچہ ابھی ہم شہر پہنچے ہی تھے کہ سخت بارش شروع ہوگئی اور ہمارے کپڑے بھی بھیگ گئے۔

(ماہنامہ انصار اللہ اپریل 1974ء ص 38)

حضور کے خادم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال بیان کرتے ہیں:

''میں اولاً حضرت مسیح موعود سے واقف نہ تھا۔ یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔ خود حضرت صاحب گوشہ گزینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔ یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کیلئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے۔

جس دن آپ نے بٹالہ جانا ہوتا تو سفر سے پہلے آپ دو نفل پڑھ لیتے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 76)

حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں:

''1894ء میں پیشگوئیوں کے مطابق چاند گرہن لگا۔ سورج گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو میں اور میرے بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب نے ارادہ کیا کہ اس وقت ہم قادیان میں موجود ہوں۔ چنانچہ گرہن والے دن صبح کو ہم قادیان پہنچ گئے۔ صبح کو حضرت اقدس کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی۔ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے یہ نماز پڑھائی تھی۔ اور قریب تین گھنٹہ کے یہ نماز اور حضرت مسیح موعود کی دعا جاری رہی۔ چھوٹی بیت کی چھت پر نماز پڑھی گئی تھی۔ (آئینہ صدق وصفا ص 46 تا 48)

خشک ٹہنی نہ بنیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

اداریہ

برف پوش پہاڑوں سے آنے والے

حضرت رسول کریم ﷺ نے موعود مسیح ومہدی کی بیعت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا تھا:

فبايعوه ولو حبوا على الثلج یعنی جب تم اسے دیکھو تو اس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

(مستدرك حاكم كتاب الفتن و اعلاحم باب خروج المهدى صفحه 414)

اس حدیث میں برف کے تودوں سے مراد مشکلات اور مصائب اور روکیں ہیں جو آغاز سے حائل ہیں مگر عشاق ان ساری دیواروں کو پھلانگتے ہوئے۔ ان میں سے بعض ایسے جوانمرد بھی تھے۔ جن کے رستہ میں واقعتاً برف کے پہاڑ حائل تھے۔ مگر وہ ان سے بھی اونچی چھلانگ لگاتے حاضر خدمت ہوگئے۔ ان میں سے ایک گھرانہ ترکستان کا بھی ہے۔

ترکستان کے علاقہ میں مجاہد تحریک جدید محمد رفیق خان صاحب کی دعوت الی اللہ سے 1938ء میں احمدیت کا بیج بویا گیا اور سب سے پہلے کاشغر کے ایک نوجوان حاجی جنود اللہ صاحب حلقہ بگوش احمدیت ہوئے جو اپنے وطن سے چل کر چینی ترکستان اور کشمیر کے برفانی اور دشوار گزار کوہستانی علاقے طے کرتے ہوئے ستمبر 1938ء میں وارد قادیان ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔

(الفضل 20/ اکتوبر 1959ء)

حاجی جنود اللہ صاحب کاشغر کے ایک ایسے مقتدر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جس کا شمار دہلی کے چوٹی کے معزز خاندانوں میں ہوتا تھا مگر کمیونزم کی وجہ سے اس خاندان کی ظاہری شان وشوکت خاک میں مل گئی۔ مگر خدا نے امام وقت کی بیعت کی توفیق دے کر انہیں عظیم روحانی عظمت عطا فرمائی۔

حاجی صاحب موصوف کی اپنے وطن سے روانگی ایسے موسم میں ہوئی۔ جب برف پگھلنی شروع ہوگئی تھی۔ آپ پیدل چلتے ہوئے کئی بار گلے تک برف میں دھنس گئے۔ ان خطرات اور مصائب کے علاوہ کئی ماہ کے اس لمبے سفر کے اخراجات اور راہداری اور پاسپورٹ کے ملنے میں تکالیف کو برداشت کرکے اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے آخر منزل مقصود تک پہنچ گئے۔

حاجی صاحب کے ساتھ ان کی معمر والدہ اور ہمشیرہ بھی آنا چاہتی تھیں۔ لیکن پاسپورٹ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے رک گئیں۔ حاجی صاحب کے وارد قادیان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی برکت سے ان کو بھی پاسپورٹ مل گیا اور وہ بھی 18/ اکتوبر 1938ء کو ایک دوسرے قافلہ کے ہمراہ قادیان کے لئے روانہ ہوگئیں اور بذریعہ تار اپنی روانگی کی اطلاع حاجی صاحب کو دی۔ اس پر حاجی صاحب قادیان سے گلگت کی طرف روانہ ہوگئے۔

حاجی صاحب قادیان سے گلگت تک چودہ پندرہ روز کا سفر آٹھ نو روز میں طے کرکے پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ وہمشیرہ ترکستان سے آنے والے پہلے قافلہ سے رہ گئی ہیں۔ اس پر آپ گلگت سے روانہ ہوگئے۔ تیسری منزل طے کر رہے تھے کہ راستہ میں آپ کو وہ دوسرا قافلہ ملا۔ جس میں آپ کی والدہ اور ہمشیرہ سفر کر رہی تھیں۔ حاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس وقت اس قافلہ کو میں نے دیکھا تو خیال کیا کہ ممکن ہے یہ وہی قافلہ ہو جس کے ہمراہ میری والدہ اور ہمشیرہ آ رہی ہیں اور جب آپ نے قافلہ کے افراد پر نگاہ ڈالی تو پہاڑ کی چوٹی پر دو سیاہ برقعہ پوش سوار نظر آئے۔ جن کے گھوڑوں کی لگا میں دو کرایہ کشوں نے تھامی ہوئی تھیں۔ قافلہ کے نزدیک پہنچنے پر جب انہوں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی ان کی والدہ اور ہمشیرہ ہی ہیں۔ یہ 24 نومبر 1938ء کی تاریخ اور عید الفطر کا مبارک دن تھا۔ مگر جب آپ گلگت پہنچے تو معلوم ہوا کہ کشمیر کی طرف جانے کا راستہ برف باری کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔ آپ نے گلگت میں دس روز قیام کیا اس کے بعد اپنی والدہ و ہمشیرہ کو لے کر گیارہ دن میں چترال پہنچے یہ تمام سفر بھی گھوڑوں پر کیا گیا۔

چترال میں پانچ چھ روز ٹھہرنے کے بعد بذریعہ لاری مالاکنڈ اور درگئی کی طرف چل پڑے اور جب اشرت نام ایک پڑاؤ تک پہنچے تو پشاور کی طرف آنے والے ایک سرکاری افسر سے معلوم ہوا کہ برف باری کی وجہ سے دیر اور درگئی کا راستہ سخت خطرناک اور ناقابل عبور ہے۔ نیز اس افسر نے کہا کہ میں ایک سو قلی کے ساتھ بڑی مشکل سے پہنچا ہوں۔ آپ کے قافلہ میں تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں راستہ میں پچیس پچیس فٹ برف پڑی ہے اور پیدل چلنے کے سوا چارہ نہیں۔ اس لئے آپ واپس دروش چلیں۔ وہاں سے آپ کے لئے جلال آباد والے راستہ سے انتظام کر دیا جائے گا۔

آخر پچیس میل واپس ہو کر دروش نامی پڑاؤ میں آ ٹھہرے لیکن پندرہ روز تک انتظار کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ کسی دوسرے راستہ سے جانے کا امکان نہیں اور بہر صورت واپسی والے راستہ ہی کو طے کرنا پڑے گا۔

آخر اسی راستہ پر دوبارہ چل کھڑے ہوئے اور پہلے اسرات اور پھر چھ میل کا سفر پیدل برف پر طے کرکے شام زیارت نامی پڑاؤ پر پہنچے۔ اگلے دن کا سفر نہایت ہی مشکل تھا کیونکہ چھ سات میل کی چڑھائی تھی اور برف نے راستہ کو زیادہ دشوار گزار بنا دیا تھا لیکن سوائے اس کے کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ آخر علی الصبح تین قلیوں اور حاجی صاحب کی مدد سے ان کی والدہ اور ہمشیرہ نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ دوسرے افراد قافلہ کے ساتھ بھی بائیس قلی تھے۔ برف بہت گہری تھی۔ بصد مشکل صبح سے لے کر ظہر تک پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔ راستہ میں حاجی صاحب کی والدہ کئی دفعہ برف سے پھسل کر گر پڑیں۔ ان کی ہمشیرہ بھی اور خود حاجی صاحب بھی گرے لیکن اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں موسم زیادہ خراب نہ ہو جائے اور مزید برفباری نہ شروع ہو جائے، یہ مسافت طے کی۔

حاجی جنود اللہ صاحب کا بیان ہے کہ اس سے زیادہ سخت دن ہم پر کم آیا ہوگا۔ آخر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر کچھ دیر آرام کیا اور آگ جلا کر گرمی حاصل کی پھر تمام قافلہ نو میل کی اترائی کی طرف روانہ ہوا۔ جس طرح چڑھائی سخت مشکل تھی۔ اسی طرح برف پر جو ڈھلوان تھی اس میں اترنا اس سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ حاجی صاحب کی والدہ صاحبہ اب چلنے سے بالکل عاجز آ گئیں۔ اس لئے قلیوں نے ان کو اٹھا کر اتارنا شروع کیا۔ جوں جوں رات قریب ہوتی جاتی تھی۔ خطرہ بڑھتا جاتا تھا۔ آخر جوں توں کرکے بخیریت وعافیت رات کو اگلی منزل گوجر پڑاؤ پہنچ گئے لیکن رات کو حاجی صاحب کی والدہ کو سفر کی بے حد تکلیف کی وجہ سے بخار، سردی اور تمام بدن میں دردیں شروع ہوگئیں اور بعد کا سفر مشکل نظر آنے لگا۔ حاجی صاحب رات بھر اپنی والدہ صاحبہ کی تیمارداری میں مصروف رہے۔ صبح تک ان کی طبیعت قدرے بحال ہوگئی اور وہ تھوڑا بہت سفر کرنے کے قابل ہوگئیں۔

گوجر پڑاؤ سے چل کر دو تین میل کے فاصلہ پر گھوڑے کی سواری مل گئی۔ یہ قافلہ ریاست دیر میں پہنچا۔ یہاں رات آرام سے بسر کرکے صبح 12 جنوری 1939ء کو لاری پر درگئی پہنچ گئے۔ وہاں سے ریل پر سوار ہو کر 13 جنوری کو امرتسر آ پہنچے اور 14 جنوری کی صبح قادیان دارالامان میں وارد ہوئے۔

(الفضل 28 فروری 1939ء)

اس کے بعد 27 ستمبر 1939ء کو حاجی صاحب کے بڑے بھائی حکیم سید آل احمد صاحب اور حکیم صاحب کے بیٹے امان اللہ خاں صاحب بھی انہیں دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے قادیان آ پہنچے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور پھر یہ خاندان قادیان میں ہی رہائش پذیر ہو گیا۔ مگر 1947ء کے فسادات میں اسے دوسرے احمدیوں کے ساتھ ہی پاکستان میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ پاکستان آ کر حاجی جنود اللہ صاحب نے سرگودھا میں بود و باش اختیار کر لی۔

اس راہ وفا کے ایک اور مسافر سید عبدالرحیم صاحب تھے۔ جو مانسہرہ کے قریب پھگلہ کی وادی میں آباد تھے۔ آپ 1887ء میں پیدا ہوئے۔ طبیہ کالج لاہور سے حکمت کی تعلیم حاصل کی اور خوب خدمت خلق کی۔

آپ چونکہ سعید فطرت تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کا موقع یوں پیدا ہوا کہ آپ کے گاؤں میں ایک احمدی نوجوان عبدالرؤف صاحب آئے تو آپ ان کے مناظرات اور مجالس میں شامل ہونے لگے۔ آپ جلد احمدیت کی صداقت کے قائل ہوگئے۔ آپ کے ایک استاد تھے جن سے آپ نے قرآن وحدیث کا علم حاصل کیا تھا ان سے آپ نے احمدیہ نقطہ نظر کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اس کے صحیح ہونے کی تصدیق کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ احمدیہ مؤقف ٹھیک ہے۔ لیکن ہم پبلک کے سامنے اسے تسلیم نہیں کر سکتے۔

آپ نے اس واقعہ کا ذکر اپنے چچا سے کیا تو انہوں نے بجائے آپ کا ساتھ دینے کے آپ کو ڈانٹا۔ چونکہ صداقت آپ کے دل میں گھر کر چکی تھی اس لئے اگلے دن باوجود برفباری ہونے کے آپ مانسہرہ تک پیدل گئے۔ آپ نے برف کی پرواہ نہ کی کیونکہ سیدنا آنحضرت ﷺ کا ارشاد ان کو یاد تھا کہ

''اگر تمہیں برف پر سے گھسٹ کر بھی جانا پڑے تو امام مہدی کو جا کر میرا اسلام کہنا۔''

(صوبہ خیبر پختونخواہ (صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 97)

آپ نے عملی طور پر اس حکم کی تعمیل کی اور بیعت کر لی۔ یہ وہ مردان خدا ہیں جن پر آسمان بھی رشک کرتا ہے اور ان پر برکتیں اور رحمتیں بھیجتا رہتا ہے۔

☆☆..........☆..........☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب

حضرت مسیح موعود کا معرکۃ الآراء انکشاف

عربی ام الالسنہ یعنی زبانوں کی ماں ہے

نیز حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی غیر معمولی تحقیق اور تدقیق

قسط دوم آخر

عظیم الشان کارنامہ اور علمی ادبی حلقوں کی طرف سے دادو تحسین

حضرت شیخ صاحب کی شخصیت کے تعارف کے ساتھ ان کے عظیم الشان کارنامہ کا ذکر بھی آ گیا ہے جس سے حضرت مسیح موعود کے انکشاف اور تحقیق ام الالسنہ کی صداقت اظہر من الشّمس ہوگئی اور اقوام عالم پر حجت تمام ہوگئی۔ اس کا کسی قدر خلاصہ اور اس پر علمی ادبی حلقوں کی طرف سے دادو تحسین پر مشتمل تبصرہ جات اور یورپین ماہرین لسانیات Philologists کی کاوشوں کے ذکر اور ان پر حضرت شیخ صاحب کی تحقیق کے تفوق کے ذکر پر ہی اکتفا کی جائے گی۔

حضرت شیخ صاحب اپنی کتاب English Traced to Arabic کے دیباچہ میں فرماتے ہیں۔

The Humble Writer Drank Deep at the fountains of Minan Ul Rehman. It was his guiding star in this research

نیز آپ نے 20 سے زائد چوٹی کے یورپین ماہر لسانیات کی مستند کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کی تحقیقات کا ماحصل اخذ کیا۔ جنہوں نے گہرے غوروفکر سے زبانوں کے تغیر و تبدل تک رسائی حاصل کی اور معلوم کرلیا کہ ہم مخرج الفاظ کس طرح آپس میں ادلتے بدلتے ہیں اور کمزور الفاظ یعنی Vovels (عربی حروف علت) اس بارہ میں کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ وغیرہ

حضرت شیخ صاحب ممدوح نے اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق سے دریافت کرلیا کہ صوتی تغیرات کے ایسی معین کلیہ جات موجود ہیں جن کے ذریعہ دوسری زبانوں کے الفاظ کو عربی ماخذوں تک واپس لایا جاسکتا ہے۔

زبانوں کے حل کے لئے دس فارمولوں کی دریافت

چنانچہ آپ نے لکھا ہے:

زبانیں عربی سے نکلیں بگڑیں اور مسخ ہوئیں۔ لیکن یہ بگاڑ مشیت الٰہی کے ماتحت معین اور مقررہ اصول کے مطابق ہوا ہے اور یہ مقررہ اصول منن الرحمٰن میں منضبط ہیں۔ علاوہ ازیں علم اللسان کی روشنی میں بھی مسلمہ ہیں اور دائم وقائم ہیں۔ خاکسار نے اپنی کتابوں میں ان اصول کو ترتیب دیا ہے۔

(مضامین مظہر ص142)

یہ تغیر و تبدل ایسے معین اور حسابی اصولوں پر ہوا ہے کہ ہر زبان کے روٹ اپنے سہ حرفی (عربی) روٹوں کی طرف لوٹائے جاسکتے ہیں۔ (خواہ کسی زبان کے الفاظ ہوں) سب کو عربی کے سہ حرفی مادے کی طرف حسابی طریق پر لوٹنا پڑے گا۔ گویا ایک کیمیائی عمل کے تجزیہ سے کمی کو پورا اور بیشی کو خارج کیا جاسکتا ہے۔ اس کیمیائی عمل کے نتیجے میں ہر زبان کے لفظ دس بڑی قسموں میں بٹ جاتے ہیں اور عربی مادہ صاف اور شفاف ہو کر بحال ہو جاتا ہے۔ نیز (واپسی کے عمل کے اجزاء) فلالوجی کے مسلمات سے ہیں۔ اس لئے کوئی بالغ نظر فلالوجسٹ ان کا انکار نہیں کرسکتا۔

(مضامین مظہر ص147)

آپ نے ان 10 فارمولوں کو الگ الگ نام دیئے ہیں اور اپنے نام سے معنون نہیں کیا۔ بلکہ منن الرحمٰن تھیوری کے طور پر متعارف کروایا ہے۔

الغرض مغربی ماہرین لسانیات کی کاوشوں کے نتائج حضرت شیخ صاحب کے کام آئے۔ آپ نے لکھا:

دنیا کی مختلف زبانوں کی لغتیں بالعموم عیسائی مشنریوں نے اپنی غرض کے لئے بنائیں مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھئے کہ وہ سب ہمارے لئے مسخر کی گئیں۔

(مضامین مطہر ص154)

اشاعت کتب ورسالہ جات

آپ کے مضامین ماہنامہ الفرقان ربوہ اور ریویو آف ریلیجنز میں چھپتے رہے۔ بعض شمارہ جات تمام تر ام الالسنہ پر ہی مشتمل تھے۔ 1۔ پہلی باقاعدہ کتاب Arabic the source of all the languages، 1963ء میں ادارہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ زیراہتمام حضرت میر داؤد احمد صاحب شائع ہوئی علمی حلقوں میں اس کا گرمجوش خیر مقدم کیا گیا۔

(a) اس کتاب پر روزنامہ پاکستان ٹائمز نے اپنی 28 مارچ 1965ء کی اشاعت میں باب وار تفصیلی ریویو شائع کیا اور مندرجہ ذیل اہم ریمارکس دیئے (حضرت شیخ صاحب اس تبصرہ کو سب سے بہتر قرار دیتے تھے۔ جس میں تحقیق کو 2+2=4 کی طرح حسابی صداقت تسلیم کیا گیا ہے)

جو فارمولے مصنف نے دریافت کئے ہیں۔ ان کی وضاحت برجستہ اور مؤثر مثالوں کے ذریعہ بخوبی کی گئی ہے۔ کتاب کا مطالعہ نہایت دلکش ہے اور اس کا ہر صفحہ حیرت انگیز ہے۔ اس کتاب کی تالیف دو امور پر مبنی ہے۔ یعنی لمبے عرصے تک بڑی بڑی زبانوں کا موازنہ کرنا اور علم اللسان کی کتابوں کا گہرا مطالعہ اور جو بات بظاہر ناممکن نظر آتی تھی اس کتاب کے ذریعے سے آسان اور ایک حسابی صداقت ہوگئی ہے۔

کتاب زیر نظر نے ایک مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ نیز یہ کتاب ایک کھلا چیلنج ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کراچی اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مؤلفین اور اورینٹل کالج لاہور کتاب زیر نظر کا سر رشتہ تحقیق ہاتھ میں لیں اور اس کام کو مکمل کریں۔

(b) اسی روزنامہ نے اپنی ایک اور اشاعت مورخہ 5 دسمبر 1980ء میں عربی زبانوں کی ماں کے زیر عنوان ایک مبسوط اور سیر حاصل تبصرہ شائع کیا۔ جس میں تبصرہ نگار نے مصنف کے تحقیقی کام کا بہت باریک بینی اور تنقیدی نظر سے جائزہ لیا اور آخر پر یہ نتیجہ نکالا۔ جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

ایم اے مظہر کی دریافت فلالوجی کی تاریخ میں وہی مقام رکھتی ہے جو ولیم جونز اور میکس ملر کی پہلی دریافتوں کو حاصل رہا ہے۔

(c) اسی طرح پاکستان کے مشہور ادبی مجلّہ صحیفہ نے آپ کی بیس سالہ محنت شاقہ کو اس طرح خراج تحسین پیش کیا ہے۔

زیر نظر کتاب مصنف کی بیس سال کی محنت کا ثمرہ ہے۔ اس کتاب کی صورت میں مصنف نے لسانیات کے شعبے میں ایک ایسا صحیح اور محکم نظریہ پیش کیا ہے جس سے السنہ عالم کے اولین ماخذ کے متعلق اختلافات ختم ہو جانے چاہئیں۔

(2) لسانیات کی دنیا میں حتمی انقلابی نظریہ پیش کرنے اور مضمون کی ندرت کی بناء پر ایک مشہور جرمن پبلشنگ فرم Kraus Reprint جو Kraus-Thomson Organization Ltd. کی ایک شاخ ہے۔ اس نے اس کتاب کا عکس ریویو آف ریلیجنز ربوہ سے اجازت حاصل کر کے 1972ء میں جرمنی سے شائع کیا۔ یہ فرم جرمنی اور امریکہ میں پبلشنگ کا کام کرتی ہے۔

یہ ایک انوکھا واقعہ ہے اور مغربی سکالرز کی اس علم سے دلچسپی کا مظہر ہے۔

(3) 1967ء میں آپ کی کتاب English Traced to Arabic شائع ہوئی۔

(4) Housa Traced to Arabci اور Yoruba Traced to Arabic 1977ء افریقہ کی 2 زبانوں میں جماعت احمدیہ نائیجیریا نے لیگوس سے شائع کیں۔

(5) 1982ء میں Sanskrit Traced to Arabic شائع ہوئی۔ اس کتاب کی اشاعت پر درج ذیل تبصرے شائع ہوئے۔

(a) حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا:

سنسکرت کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ نہایت مشکل زبان ہے لیکن مصنف نے واضح اصولوں کے تحت آسان پیرائے میں اسے ماخذ کی طرف لوٹایا ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ مشکل زبان بھی لکھ کر عام فہم اور صاف اور روشن ہو جاتی ہے۔ گویا چاند بادلوں سے نکل آیا ہے۔

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ شیخ محمد احمد مظہر نمبر اپریل 1995ء ص37)

(b) روزنامہ پاکستان ٹائمز 21 مئی 1982ء کے ادبی ایڈیشن میں جناب خالد احمد نے سنسکرت اور عربی کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون شائع کیا۔ جس میں فاضل کالم نگار نے حضرت شیخ صاحب کی ہر سہ کتب (مندرجہ نمبر 5,3,1) پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے آپ کی محنت اور ریاضت کو دل کھول کر داد دی۔ آپ کی تصویر بھی شائع کی۔

(c) دوسری بین الاقوامی جنرل اسلامک ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ اسلام آباد ستمبر 1986ء کے مندوبین میں جناب محمد عزالدین شرف، سابق مصری سفیر اور اس وقت کے نائب وزیر برائے اسلامک ریلیشنز کا انٹرویو اسلام آباد، پاکستان ٹیلیویژن پر نشر ہوا۔ انہوں نے کہا:

آپ کے ایک نہایت ممتاز سکالر ہیں۔ ان کا نام اس وقت ذہن میں نہیں رہا۔ سردست یہ بھی یاد نہیں کہ وہ لاہور میں رہائش پذیر ہیں یا کہیں اور۔ انہوں نے اس موضوع پر نہایت عمدہ کتاب لکھی ہے کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ جو بہت دلچسپ کتاب ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو سامنے رکھ کر کام شروع کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اس بارے میں بھی سبقت لے گیا ہے اور پاکستان ہی ایسا اسلامی ملک ہے جسے عربی زبان کی تعلیم کی لازماً سب سے پہلے ضرورت ہے۔

(6) یورپین ماہرین لسانیات کی شبانہ روز مساعی کا مختصر جائزہ

عیسائی مشنریوں نے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے

مختلف ممالک کی زبانیں سیکھیں۔ان کی لغتیں طبع ہوئیں۔تو اہل یورپ نے موازنہ السنہ کی طرف توجہ کی۔چونکہ ان قوموں کی دنیا کی آنکھ (بائیں آنکھ) بہت تیز ہے۔ان میں جلد ہی بڑے بڑے سکالر پیدا ہوگئے۔جنہوں نے اس علم میں سند اور اتھارٹی کا درجہ حاصل کیا اور لسانیات کے پرانے فرسودہ نظریات کی خود ہی تردید کرتے گئے اور اس علم کو حیران کن تیزی سے ترقی دیتے گئے۔مگر عربی کو بوجوہ نظرانداز کردیا۔جیسے جیسے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ زبانوں کے منبع اور ماخذ کے انکشاف کا وقت قریب آتا گیا یہ بھی حقیقت کے قریب آتے گئے۔

ان محققین کی اکثریت سنسکرت کو زبانوں کی ماں تسلیم کرتی رہی۔بعض نے لاطینی کو بعض نے یونانی کو زبانوں کا ماخذ قرار دیا۔

پھر ان میں سے بعض بالغ نظر ماہرین اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ یہ تینوں زبانیں بہنیں ہیں ان کا منبع کوئی اور زبان ہے جو غالباً اس وقت معدوم ہوچکی ہے۔ بعض اس نتیجہ پر پہنچے کہ سب زبانوں کا منبع کوئی ایک زبان ہے۔ایک نے کہا کہ جس طرح ممکن ہے سٹالن اور ٹرومین کا جدامجد سینکڑوں پشتوں قبل کوئی ایک ہی ہو۔اسی طرح ممکن ہے کہ اتنی مختلف زبانوں کا منبع اور ماخذ ایک زبان ہی ہو۔الغرض ان کے دلوں میں ایک زبان کی دستیابی کی تمنا ہر وقت مچلتی رہی۔

اور بقول حضرت شیخ صاحب اس وقت علمائے السنہ کا حرف آخر یہ ہے کہ زبان خداتعالیٰ نے انسان کو سکھائی اور دنیا کی تمام زبانوں کا منبع فی الاصل ایک ہی تھا اور اگر کوئی ایسی زبان دلائل شافیہ سے یہ امر ثابت کرسکے تو وہ بخوشی اسے مان لیں گے۔

(7) اپنی کتاب English Traced to Arabic میں تین بہت بڑے یورپین ماہرین لسانیات کی (Etymological Mistakes) (ان کے حل لغات میں اغلاط کی نشاندہی کی فہرستیں درج کی ہیں۔

پہلے معذرت کی ہے کہ ہم ان کے علم کی گہرائی کی تخفیف کرنا نہیں چاہتے۔ان کی عمر بھر کی فلالوجی کی کاوشوں کے لئے اور ان کی اس سائنس کی ترقی کی مساعی کے لئے ان کی قدر کرتے ہیں۔لیکن ہم اظہار حقیقت سے رک نہیں سکتے۔انہوں نے اپنے تحقیقی کام کی بنیاد سنسکرت پر رکھ کر غلطی کی جس کا ذخیرہ مفردات بہت کم ہے۔اور عربی کے بہت وسیع خزانہ کو نظرانداز کردیا۔

Mistakes of Max Muller, (i) p.69-74. Muller, F.Max (Friedrich Max), 1823-1900 جرمن فلالوجسٹ، سنسکرت کا عالم، جس نے رگ وید کا ترجمہ کیا۔آکسفورڈ یونیورسٹی میں فلالوجی کا پروفیسر ہے۔اس نے اس یونیورسٹی میں 50 صفحات کا ایک مقالہ پیش کیا۔جس میں الفاظ کو سنسکرت سے نکلے ہوئے ظاہر کیا۔حضرت شیخ صاحب نے اس کے استخراجات کو غلط ثابت کرکے صحیح عربی مادہ جات درج کئے ہیں۔اس مقالے کو میکس ملر نے اپنی کتاب The Science of Language کے صفحہ نمبر 315 تا 333 پر درج کیا ہے۔حضرت شیخ صاحب نے اس کی 24 غلطیاں نکالی ہیں اور میکس ملر اور عربی زبان میں مکالمے کی صورت میں درج کی ہیں۔

میکس ملر ایک لفظ پیش کرکے اس کا روٹ بیان کرتا ہے۔عربی زبان تردید کرکے صحیح مادہ بیان کرتی ہے۔

اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود نے منن الرحمٰن میں اس کے بعض شبہات کی خود تردید فرمائی۔

فرمایا:

اس جگہ ہم میکس ملر کے بعض شبہات اور وساوس کو بھی دور کرنا قرین مصلحت سمجھتے ہیں جو اس نے اپنی کتاب لیکچر جلد اول، علم اللسان کی بحث کے نیچے لکھے ہیں۔

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد 9 ص 160)

Mistakes of Skeat p.75-80(ii)

Skeat, Walter W.(Walter William), 1835-1912

فلالوجسٹ چرچ مین کیمبرج یونیورسٹی میں اینگلو سیکسن لٹریچر کا پروفیسر اور An Etymological Dictionary of the English Language کا مصنف ہے۔اس نے اپنی ڈکشنری میں انگلش الفاظ کے مادوں کو آرین زبانوں خصوصاً سنسکرت تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔حضرت شیخ صاحب نے اس کی سینکڑوں الفاظ کی غلطیوں میں سے صرف 91 غلطیاں درج کرکے ان کے صحیح عربی مادے درج کئے ہیں۔

Mistake of Mr. Tumer. (iii) P.81-83

Tumer,R.L.(RalphLilley), Sir, 1888

پروفیسر آف سنسکرت یونیورسٹی آف لندن۔ اس نے نیپالی زبان کی بہت عمدہ ڈکشنری تالیف کی ہے۔یہ بھی Etmyologies کو کھینچ کر سنسکرت تک لے جاتا ہے۔نیپالی سنسکرت سے ہی نکلی ہوئی ہے۔اس کی 28 غلطیاں درج کی ہیں۔

مذکورہ بالا سطور میں حضرت شیخ صاحب کی اس عظیم تحقیق اور اس سلسلہ میں ان کی سالہا سال کی مسلسل دن رات کی محنت اور عرق ریزی اور اس کی تاثیرات اور اس پر دادو تحسین کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بھی حضرت اقدس مسیح موعود کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔

کتاب منن الرحمٰن 1895ء میں تصنیف ہوئی۔ لیکن اس کی اشاعت حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد عہد خلافت ثانیہ میں 1915ء ہوئی۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص لطف وکرم سے ان بہادر مردان خدا میں شامل فرما دیا ہے جنہوں نے دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اٹھا کر اس عظیم الشان کام کو انجام دے دیا ہے۔

آپ نے حضرت اقدس کے بیان فرمودہ اصول وقواعد کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں اور حسابی صداقت کے طور پر ثابت کرکے دکھلانے کی توفیق پائی۔

خاکسار راقم الحروف تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت شیخ صاحب کی تمام کتب کے چھوٹے بڑے مسودہ جات خاکسار کو حضرت شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر عرصہ تیس سال تک ٹائپ کرنے کی سعادت عنایت فرمائی۔

ایک بار خاکسار مشن ہاؤس کے استقبالیہ کمرے میں حضرت شیخ صاحب کی کتاب English Traced to Arabic کے کچھ صفحات کی فوٹو کاپی کررہا تھا۔پاس مکرم ومحترم مصطفیٰ ثابت صاحب کھڑے ایم ٹی اے پر اپنا پروگرام دیکھ رہے تھے۔جب خاکسار نے یہ کتاب ان کو دکھائی تو انہوں نے فی الفور فرمایا یہ کتاب میرے پاس موجود ہے اور جب میں نے اپنا تعارف بطور ٹائپسٹ ام الالسنہ کروایا اور بتایا کہ اس کا مسودہ بھی میں نے ٹائپ کیا تھا تو آپ نے فرط محبت سے مجھے آغوش میں لے لیا اور پُرشفقت معانقہ فرمایا۔ حضرت شیخ صاحب نے بھی خاکسار کا اور دیگر معاونین کا جنہوں نے اس تحقیق میں کسی طرح حصہ لیا ہے اپنی بعض کتب میں گہرا شکریہ ادا کیا ہے اور جذبات ممنونیت کا اظہار فرمایا ہے۔

آخر پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کے ہر جہت سے پورا ہونے کے جلد سامان فرمائے۔

اور وہ دن جلد آئے جس میں حضور کی اس پیشگوئی کا پوری شان سے ظہور ہو اور تمام قومیں اور تمام ممالک تسلیم کرلیں کہ ان کی زبان عربی ہی ہے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو حضرت شیخ محمد احمد صاحب جیسے عظیم ماہرین لسانیات اور عطا فرماتا رہے تا کہ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں اور دانش گاہوں میں یہ تحقیق حتمی طور پر اپنا واجب مقام حاصل کرلے۔

اور دنیا کی سب زبانیں مکمل طور پر عربی تک Trace ہوجائیں اور ساری دنیا جان لے کہ ان کی زبان عربی کی ہی شاخ ہے اور دراصل عربی ہی ہے اور حضور کا یہ پُرعظمت کلام اس پہلو سے بھی آب و تاب سے پورا ہو کہ:

دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔آمین

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد 20 ص 67)

بقیہ از صفحہ 6: پانی کی اہمیت اور مسائل

بجلی کا مسئلہ بھی حل ہوسکتا ہے۔ اصولی طور پر ہمارے ملک میں زیادہ قابل عمل (Feasible) اور ممکن (Viable) طریق بجلی پیدا کرنے کے لئے ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہے یعنی پن بجلی گھر بنانا۔ ہاں سردیوں میں جب دریاؤں میں پانی نہیں ہوتا اور ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہاؤس پوری استعداد سے بجلی پیدا نہیں کرسکتے تو متبادل کے طور پر تھرمل پاور سٹیشن کی ضرورت پڑتی ہے لیکن ان کی نسبت 30:70 ہونی چاہئے۔ یعنی 70 فیصد ہائیڈل اور 30% تھرمل پاور پلانٹس لیکن یہاں صورتحال متضاد ہے یعنی 70% تھرمل اور 30% ہائیڈل۔ ایک تو بجلی کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے بالمقابل پاور ہاؤس بہت کم ہیں اور دوسرے تھرمل پاور پلانٹس کے غیر معمولی ایندھن (Fuels) کے اخراجات کا ملک متحمل نہیں ہو پارہا۔ایندھن میں عموماً (فرنس آئل) Furnice Oil اور Diesel وغیرہ ہوتا ہے۔ کوئلے کا استعمال بہت کم ہے۔

ہمارے ملک کے لئے بجلی کی کمی پوری کرنے کا بہترین حل ہائیڈرو الیکٹرک پاور جنریشن ہے۔ پاکستان کے ایک نامور انجینئر ڈاکٹر مبشر حسن صاحب کا میں نے ایک مضمون پڑھا تھا وہ لکھتے ہیں کہ دریائے سندھ اور اس کی شاخوں پر 50 ہزار میگاواٹ تک بجلی پیدا کی جاسکتی ہے ڈیم بنا کر زراعت کے لئے پانی کی مقدار کو بھی بڑھایا جاسکتا ہے اور تربیلا، منگلا، چشمہ، غازی بروتھا اور چھوٹے چھوٹے ہائیڈل یونٹس کے علاوہ مزید کئی یونٹ لگائے جاسکتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ دریائے سندھ سے اوسط سال بھر کے پانی کا بہاؤ 140 ملین ایکڑ فٹ ہے اور اب تک ہم 105 ملین ایکڑ فٹ اپنے سسٹم میں استعمال کررہے ہیں اور باقی 35 ملین ایکڑ فٹ پانی براہ راست سمندر میں جارہا ہے جس سے چار ڈیم تربیلا سائز کے یا سات ڈیم منگلا سائز کے یا چھ ڈیم کالاباغ سائز کے بنائے جاسکتے ہیں۔ اس وقت پاکستان کے ہائیڈل پراجیکٹس سے بجلی کی پیداوار صرف 6500 میگاواٹ ہے۔

جب کہ تھرمل پاور پلانٹس کی استعداد کل ملا کر 16000 میگاواٹ ہے لیکن ایندھن (Fuel) کی وجہ سے تھرمل پاور نصف سے بھی کم پیداوار ہورہی ہے۔

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

پانی کی اہمیت اور پیش آمدہ مسائل

پانی پینے کے علاوہ زراعت، صفائی اور بجلی گھروں کیلئے استعمال ہوتا ہے

قرآن کریم اور پانی

"واٹر فار لائف" Water For Life یعنی زندگی کے لئے پانی یا زندہ رہنے کے لئے پانی۔ اس کا منبع تو قرآن کریم ہی معلوم ہوتا ہے جہاں صاف طور پر لکھا ہے کہ زندگی کا انحصار پانی پر ہے ہمارا مشاہدہ بھی بتاتا ہے کہ انسان تو انسان، ہر جاندار، پرند، چرند حتیٰ کہ ہر قسم کی روئیدگی کا انحصار پانی پر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سورہ الرعد کے تعارفی نوٹ میں فرماتے ہیں۔

"ایک دوسرا مضمون اس سورۃ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے۔ سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کی بجائے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس نظام کا بہت گہرا تعلق آسمانی بجلیوں سے ہے جو سمندر سے بخارات اُٹھنے کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور پانی بھی بادلوں کے درمیان بجلی کی لپکوں کے بغیر قطروں کی صورت میں زمین پر نہیں برس سکتا۔ (ترجمہ قرآن کریم ص 399)

گویا اللہ تعالیٰ نے آسمان اور سمندر کے درمیان پانی کو مسخر کر دیا ہے آپ مزید فرماتے ہیں۔

"اگرچہ زندگی کا پانی آسمان سے اُترتا ہے اور اس کے بار بار آسمان سے نازل کرنے کا نظام موجود ہے لیکن اگر کسی بناء پر بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ سبق سکھانا چاہے تو وہ اس بات پر قادر ہے کہ اس پانی کو لے جائے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(i) یا تو یہ کہ پانی بار بار آسمان کی بلندیوں سے واپس آنے کا جو نظام ہے اس میں اللہ تعالیٰ کوئی تبدیلی فرما دے جیسا کہ ابتدائے آفرینش میں زمین کا پانی مسلسل بخارات کی صورت میں آسمانوں کی طرف بلند ہوتا تھا اور جب برستا تھا تو درمیانی گرم فضا کے نتیجہ میں پھر واپس عروج کر جاتا تھا۔

(ii) اور دوسری صورت وہ ہے جو عام مشاہدہ میں آتی ہے کہ جب پانی زمین میں گہرا اُتر جائے تو پھر گہرے کنوؤں کی تہہ سے بھی نیچے غائب ہو جاتا ہے۔ (سورۃ المومنون کا تعارفی نوٹ صفحہ 577)

بہر حال پانی اور صاف شفاف اور تازہ پانی ہر انسان کو ملنا انسان کا بنیادی حق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمدن کے قیام کے لئے جو تعلیم دی اس میں اس بنیادی ضرورت کا ذکر فرمایا۔

یقیناً اس (جنت) میں تیرے لئے یہ (مقدر) ہے کہ (i) تو بھوکا نہ رہے (اور نہ تیرے ساتھی) (ii) اور تو ننگا نہ رہے۔ (iii) اور نہ تو پیاسا رہے (iv) اور نہ دھوپ میں جلے (طٰہٰ: 119,120) یعنی روٹی، کپڑا، پانی اور مکان۔ پانی کی افادیت کو ان سے پر فوقیت حاصل ہے۔

کرۂ ارض کی پیدائش اور پانی

کائنات کی پیدائش سائنس دانوں کے نزدیک ایک زبردست دھماکے کے ذریعے ہوئی جس کا ذکر سورۃ الانبیاء آیت 31 میں ہے فرمایا: کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے۔ پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

رتقاً (بند گٹھڑی کو کہتے ہیں Close up Mas) اور فتق (پھاڑ کر الگ کرنا ہے) یعنی زمین و آسمان کی پیدائش سے ہی پانی زمین پر مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ پانی ہی وہ نعمت ہے جو قدرت کے عجائبات میں کثرت سے اور تقسیم ہو کر پایا جاتا ہے۔ یہ شفاف شکل میں بھی ملتا ہے اور کیمیائی مادوں کی آمیزش کے ساتھ سمندروں اور جھیلوں اور دریاؤں میں ملتا ہے۔ قطبین پر یہی پانی ٹھوس شکل اختیار کئے ہوئے اور برف (Snow & Ice) کی شکل میں ملتا ہے۔

پانی کی فراوانی لیکن پینے کے پانی کی قلت

اگرچہ کرۂ ارض پر پانی کی فراوانی ہے اور ایک اندازے کے مطابق تقریباً 1400 ملین ملین ملین لٹر کی مقدار ہے جو 100 بلین لٹر فی انسان بنتا ہے لیکن ہر جگہ پانی نظر آنے کے باوجود پانی جو پینے کے لائق ہوتا ہے (جسے انگریزی میں Potable water کہتے ہیں) کی مقدار بہت کم ہے۔ کرۂ ارض پر پانی کا 97 فیصد سمندر میں ہے جو مچھلیوں کے لئے تو سودمند ہے لیکن انسان کے لئے مضر ہے صرف 2 فیصد شفاف پانی ہے جو قطبین میں منجمد پڑا ہے جسے Locked up in the polar ice Caps اور اسی طرح گلیشیئرز (Glaciers) کی شکل میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہے اور باقی ماندہ زیر زمین پایا جاتا ہے بہت کم مقدار میں پانی انسان کی پہنچ میں ہے جو دریاؤں، جھیلوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق پینے کا یہ پانی (Potable/Sweat water) جو 5 بلین لٹر فی آدمی بنتا ہے جو ہماری ضرورت سے زیادہ ہے لیکن زمین پر صرف 0.8 فیصد پانی انسان کی پہنچ میں ہے جس میں پینے کے صاف پانی کی مقدار ایک بلین لٹرز بنتی ہے۔ تاہم پانی کی زمین پر تقسیم غیر مساوی ہے بعض ممالک کے پاس پینے کے پانی کے ذخائر کثرت سے ہیں جیسے کینیڈا، سکاٹ لینڈ یا ناروے کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی کی مقدار ہے لیکن بعض خطوں میں مثلاً افریقہ وسطی عرب اور سنٹرل ایشیاء میں پانی کی مقدار بہت کم ہے۔

پانی کا استعمال

پانی کا استعمال زراعت کے لئے آب پاشی کی شکل میں مجموعی طور پر پینے کے پانی اور صحت و صفائی (Sanitaion) اور دوسری ضروریات کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یہ ضرورت دن بدن اور بڑھ رہی ہے۔

کرۂ ارض کے جنوبی حصے میں نصف سے کم لوگوں کی پانی تک رسائی آسانی سے ہو جاتی ہے تاہم صحت و صفائی (Sanitation) کیلئے پانی تک رسائی لوگوں کے چوتھے حصے تک ممکن ہوتی ہے۔

کرۂ ارض کے شمالی حصہ میں پانی کی فراوانی ہے اس لئے اس کے حصہ میں اکثر لوگوں تک پانی کی سہولت موجود ہے۔

ہر انسان کو روزانہ کم از کم 2 لٹر پانی پینے کے لئے اور 3 لٹر کھانا پکانے کے لئے درکار ہے۔ ایک صحت مند آدمی خوراک کے بغیر ہفتوں تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر چند دن بھی نہیں نکال سکتا۔ ایک اندازے کے مطابق پانی کا استعمال 1950ء سے 1990ء تک تین گنا بڑھ گیا ہے لیکن غریب اور امیر گھرانوں کے درمیان اس کی بھی کمی بیشی (Disparity) ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں اب بھی اتنی کمی ہے کہ انہیں 150 لٹر پانی پر گزارہ کرنا پڑتا ہے اور انہیں صاف پانی لانے کے لئے لمبے فاصلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق 290 ملین افریقیوں کی صاف پینے کے پانی تک رسائی نہیں ہے۔ (The Time April/May 2000, p86)

جبکہ امریکہ میں 1.4 ٹریلین لٹر صاف پانی روزانہ استعمال ہوتا ہے۔

پانی کا امکانی بحران

ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں پانی کی کمی کے سمپوزیم ہوتے رہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ہر جگہ زیر زمین پانی کی سطح (Water Table) گر رہی ہے زیر زمین پانی کے ذخائر (Acquifers) بعض جگہ خشک ہو رہے ہیں جھیلیں سکڑ رہی ہیں اور مربوط میدان (Wet Lands) نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں جس سے پودوں اور جنگلی جانوروں کی بعض اقسام موت کا شکار ہو رہی ہیں۔

دنیا بھر میں 38 ہزار بڑے بند (Large Dams) اور بے شمار چھوٹے بند (Small Dams) بنا کر دریاؤں اور جھیلوں کے آگے روک پیدا کی جا چکی ہے۔

اگرچہ زمین پر 2/3 حصہ پانی جس کا 97 فیصد سمندر میں ہے اور 2 فیصد قطبین میں منجمد حالت میں رکا ہوا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور باقی انسانی ضروریات کے لئے بہت قلیل پانی درکار ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز کی ایک رپورٹ کے مطابق 2.3 بلین لوگ پانی کی کمی کا شکار ہیں اور گزشتہ اندازے سے یہ 60% زیادہ ہے۔

(Time special edition Earth day 2000) اپریل مئی 2000ء

جب کہ امریکہ 4.8 بلین گیلن (18 بلین لٹر) پانی ٹائلٹ فلش (Flush) کرنے میں استعمال کر دیتا ہے یعنی غلاظت دھونے میں استعمال کر دیتا ہے۔

کئی اعداد و شمار سامنے آتے رہتے ہیں۔ اصل ضرورت تو پینے اور زراعت کے لئے پانی کا استعمال ہے۔

پانی کا استعمال زراعت کے علاوہ صنعتوں میں بھی ہے۔ لکھا ہے کہ پانی 25 فیصد صنعتوں میں مستعمل ہے اور 70 فیصد زراعت کیلئے استعمال ہوتا ہے پھر بھی زراعت کے لئے پانی کی کمی زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔

پانی کی آلودگی

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پانی جو نکل رہا ہے کیا وہ پینے کے قابل ہے؟ دریا اور ندیاں نالے جو انسانی آبادیوں میں سے گزرتے ہیں اس میں زراعت سے کھادیں (Pesticides) صنعتوں کا فضلہ (Waste) اور غیر کشید کردہ بدرو کا پانی (Untreated Sewage) شامل ہو جاتا ہے جس سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور موتیں واقع ہوتی ہیں۔ سٹاک ہوم سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کے مطابق ترقی پذیر ممالک کا نصف حصہ ان بیماریوں میں مبتلا ہے جو پانی سے متعلق ہیں یعنی Water Borne Diseases یو این او کی ایک رپورٹ کے مطابق 25 ہزار لوگ روزانہ ان بیماریوں سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ چین میں آلودہ پانی (Contaminated Water) پیا جاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ افریقہ میں اموات کی غیر معمولی شرح کا باعث اسہال اور فالج کا باعث بننے والی بیماریاں (Parasite Bilharzia Disorder) اور ملیریا بخار وغیرہ اور اس قسم کی کئی اور بیماریاں ہیں جو

گندے پانی کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔

اگلی صدی کی جنگیں

کہا جاتا ہے کہ اس صدی کی کئی جنگیں تیل کی وجہ سے ہوئی ہیں اور اگلی صدی میں جنگیں پانی کی وجہ سے ہونے کا امکان ہے اس خدشے کا اظہار ورلڈ بینک کے وائس پریذیڈنٹ Mr Ismail Seageldin نے کیا تھا۔ چنانچہ مختلف ممالک نے پانی چوری کرنے کا الزام لگایا ہے۔

ماہرین کا نظریہ ہے کہ موجودہ شرح استعمال کے لحاظ سے پانی کے ذخائر کم پڑ رہے ہیں اور بوسنیا صومالیہ ضمنی قصہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ جوں جوں دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ آئندہ صدی کی جنگیں تیل اور گیس کے جھگڑوں کی بجائے پانی کے جھگڑوں کی وجہ سے ہونے کا امکان ہے۔

پانی کا تحفظ اور بقاء

کرۂ ارض پر 25 ممالک ایسے ہیں جن کی پینے کے پانی تک رسائی میں سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا ہے اور ان میں سے 19 ممالک کا تعلق افریقہ سے ہے۔ مصر نے تو حل تلاش کر لیا ہے جس کے نتیجے میں دشت سینا میں السلام نہر بنا کر 2500 مربع کلومیٹر صحرا کے رقبے کو قابل کاشت بنا لیا ہے۔ افریقہ کے بعض ممالک میں جماعت احمدیہ پینے کے پانی کے لئے عظیم الشان خدمت کر رہی ہے پانی کی بقاء کے لئے میکسیکو سے لے کر نیویارک تک اور نیویارک سے سنگاپور تک بلدیات جدوجہد کر رہی ہیں۔ بعض بلدیات نے پانی کے پائپوں سے Leakages کی مرمت کر کے اور استعمال شدہ گندے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنا کر 10 سے 25 فیصد تک پانی کی بچت کر لی ہے۔ پانی ضائع کرنے پر جرمانے کئے جاتے ہیں اور استعمال شدہ گندے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنا کر آباد علاقے میں آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے۔

1980ء کی دہائی میں آسٹریلیا نے پانی کے استعمال پر پابندی لگا کر 30 فیصد تک کمی کر کے دکھا دی ہے۔ دنیا میں ایسے طریقے رائج ہوتے جا رہے ہیں جس سے پانی کا ضیاع کم کرنے اور پانی کی بچت کی کوشش کی جاتی ہے۔ صنعتوں میں پانی کے دوبارہ استعمال (Recycling) کا سلسلہ 1970ء کی دہائی میں شروع ہوا اور پانی کی بقاء کے لئے سودمند ثابت ہوا چنانچہ جاپان اور مغربی جرمنی میں نئی صنعتیں لگنے کے باوجود پانی کی ضرورت میں اضافہ نہیں ہوا۔

پانی کی بچت اور تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ جو سٹیل مل میں ہر ٹن سٹیل کے لئے 280 ٹن پانی خرچ کرتا تھا اب 14 ٹن پر آ گیا ہے۔

زراعت کے لئے آبپاشی کے نئے طریقے نکل آئے ہیں جیسے Drip Irrigation جس کو مائیکرو اریگیشن (Micro Irrigation) بھی کہتے ہیں اس میں پانی براہ راست پودے کی جڑوں کو مہیا کیا جاتا ہے اس طرح روائتی انداز سے آبپاشی کے مقابلہ میں صرف 20 فیصد پانی استعمال ہوتا ہے۔ 2 درجن ملک یہ طریق اپنا چکے ہیں اور 16 ہزار مربع کلومیٹر پیداوار کے لئے یہ طریق استعمال ہو رہا ہے۔

گھروں میں Low Flow Shower لگانے سے بھی بچت ہو سکتی ہے اب وقت آ گیا ہے کہ پانی کا ایک ایک قطرہ بچایا جائے۔

کینیڈا میں پینے کا پانی بہت وافر مقدار میں دستیاب ہے اور کینیڈا، امریکہ میں پانی کا استعمال یورپ سے تین گنا زیادہ ہے اور تیسری دنیا کے مقابلے میں 25 فیصد کھپت زیادہ ہے۔

تجارت کے ماہرین کہتے ہیں کہ اگر کینیڈا ایک سمندری جہاز پانی سے بھر کر برآمد کرنے کی اجازت دے تو پانی بھی تجارتی مال بن سکتا ہے۔

پاکستان کی صورتحال

پاکستان پہاڑی سلسلوں سے ساحل سمندر تک بہترین آبپاشی کے نظام سے مزین ہے پانی کی موج دھاریں جو عظیم پہاڑی سلسلوں قراقرم اور ہمالیہ سے اتر کر خوبصورت جھیلیں بناتے ہیں اور وادیوں میں اترتی ہیں اصولی طور پر یہ جھیلیں آگے دریاؤں کا نظام جاری کرتی ہیں جہاں پانی پہاڑوں کی چوٹیوں سے اُتر کر سمندر (بحیرہ عرب) کی کھاڑیوں (Creeks) تک بہہ کر سمندر میں پہنچ جاتا ہے پاکستان میں زراعت قومی سرمائے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اس لئے پانی کے ذخائر جو میسر ہیں ان کی تلاش اور فروغ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ 1960ء میں دریاؤں کی تقسیم کا پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سندھ طاس معاہدہ معرض وجود میں آیا۔ یہ معاہدہ ورلڈ بینک کی نگرانی میں طے پایا۔

انڈس بیسن پراجیکٹ اور آبپاشی

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دریاؤں کی تقسیم کا معاہدہ طے پا گیا اور دریا دونوں ملکوں میں تقسیم ہو گئے اس وجہ سے انڈس بیسن (سندھ طاس) میں بندوں (Dams) بیراجوں (Barrages) اور رابطہ نہروں (Link Canals) کی ضرورت محسوس کی گئی تاریخی طور پر بندوں نے آبپاشی، بجلی کی پیداوار اور پینے کے پانی کے لئے بہت اہم کردار ادا کیا ہے دریائے سندھ 10 لاکھ مربع کلومیٹر رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور 15 کروڑ لوگ سندھ طاس میں آباد ہیں جو 3180 کلومیٹر دریائے سندھ اور اس کی پانچ شاخوں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج کو ملا کر بنتا ہے۔ یہ نظام 60 فیصد پاکستان (یعنی 20 ملین ہیکٹر قابل کاشت زمینوں) کی آبپاشی کرتا ہے۔

آٹھ رابطہ نہریں ہیں جو پنجاب اور سندھ کے صوبوں میں آبپاشی کے علاوہ، سیلاب کی روک تھام کرتی ہیں اس کے علاوہ بہت سے بیراج دریائے سندھ کے آبپاشی کے نظام کے لئے انگریزوں کی حکومت کے دور سے بننے شروع ہو گئے تھے۔ بنیادی طور پر بیراج پانی کا ذخیرہ کرنے اور سیلاب کے دوران flow پر قابو پانے کے لئے اور پانی کو زراعت کے لئے پانی کا رخ موڑنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔

پینے کا پانی اور آلودگی

مجموعی طور پر پاکستان کی 75% آبادی شفاف پانی کی پہنچ سے محروم ہے۔

پانی کی آلودگی سے بحیرہ عرب کی سمندری زندگی بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ استعمال شدہ۔ خام تیل صنعتی فضلہ ایٹمی کوڑے کا ڈھیر اور بدرو اس آلودگی کا باعث ہیں۔

ابھی تک پاکستان میں صرف 40 فیصد لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے اور یہ بھی نیم شفاف ہے جس کے بعد بھاری دھاتیں شامل ہو جاتی ہیں جس سے ریح اور تبخیر کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ باقی 60 فیصد لوگوں کے نصیب میں غیر شفاف پانی ہے جس میں سکہ (Lead) لوہا اور دوسری دھاتیں شامل ہیں۔ جو تیل سمندر میں پھینکا جاتا ہے اس سے بھی بحری زندگی پر نقصان دہ اثرات پڑتے ہیں۔

اگلی صدی میں پانی کا بحران

نئی صدی میں دنیا کی پانی کی پیاس بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ ہر 21 سال بعد پانی کی ضرورت دوگنا ہو جاتی ہے ورلڈ بینک کو اندیشہ ہے کہ 2025ء میں دنیا کے 52 ممالک پانی کی شدید کمی کا شکار ہو جائیں گے نہ پینے کے لئے پانی ہوگا اور نہ ہی حفظان صحت کے لئے۔

حتیٰ کہ امیر ممالک کو بھی ممکن ہے اپنی کھپت میں تخفیف کرنی پڑے گی بالخصوص زراعت کی آبپاشی کے لئے تخفیف ناگزیر ہوگی یا پھر آبپاشی کے نئے طریقے ایجاد کرنے ہوں گے دنیا میں جس رفتار سے آبادی بڑھ رہی ہے خدشہ ہے کہ جھیلیں اور دریا کم پڑ جائیں گے جس سے خوفناک حد تک آبپاشی کے لئے پانی کے لئے اور صفائی کے لئے پانی کم میسر ہوگا۔

دنیا بھر میں ایشیا، افریقہ، مشرق وسطیٰ حتیٰ کہ امریکہ کے بعض حصوں میں جیسے جنوبی کیلیفورنیا اور بہت سی وسطی مغربی ریاستیں، زیر زمین پانی پمپ کر کے زیر زمین ذخائر ختم کئے جا رہے ہیں آئندہ صرف وہ ملک خوشحال رہ سکیں گے جو پانی کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔

پاکستان کا 2025ء ویژن پروگرام

ان خدشات کے پیش نظر پاکستان کی حکومت نے Vision 2025ء کے نام سے پانی کی منصوبہ بندی کی تھی جس کے تحت کئی نئے ڈیم بنانے اور پہلے سے بنے ہوئے ڈیموں کی جھیلوں کی صفائی اور بلند کرنے کے منصوبے بنے تھے۔ جن میں سے منگلا ڈیم بلند کرنے کا منصوبہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ تہہ میں ریت اور مٹی جم جانے (Silting) کی وجہ سے جھیل میں پانی کی مقدار کم ہو گئی تھی اس لئے 30 فٹ بلندی کرنی پڑی جو پہلے سے ڈیزائن میں شامل تھی یعنی پتہ تھا کہ مٹی اور ریت کی تہہ جم جائے گی ہو جائے گی اور ڈیم کو 30 سے 40 فٹ تک بلند کرنا پڑے گا۔ اس سے 8 ہزار کے قریب گھر متاثر ہوئے ہیں اور تقریباً 15800 ایکڑ رقبہ جھیل میں ڈوب گیا ہے اس لئے متاثرین کی بحالی کے لئے Compensation Package بنایا گیا اور چار نئے قصبے بنانے پڑے جو میرپور آزاد کشمیر کے گردونواح میں ہیں۔ منگلا ڈیم بلند کرنے کے پراجیکٹ پر اندازاً 62 بلین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ویژن 2025ء پر میرا ایک مضمون 10 جون 2006ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے اس میں بتایا گیا تھا کہ موجودہ پانی کے ذخائر 17.1 ملین ایکڑ فٹ موجود ہے اور دریائے سندھ اور دوسرے دریاؤں اور جھیلوں پر جو پانی کے ذخائر ویژن 2025ء میں شامل کئے گئے ہیں ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

دریائے سندھ اور اس کی شاخوں پر متوقع آبی ذخائر 34.21 ملین ایکڑ فٹ

دریائے جہلم اور اس کی شاخوں پر متوقع آبی ذخائر 3.57 ملین ایکڑ فٹ

دریاؤں کے علاوہ 21.65 ملین ایکڑ فٹ

بلوچستان 1.64 ملین ایکڑ فٹ

سندھ 0.20 ملین ایکڑ فٹ

پنجاب 0.25 ملین ایکڑ فٹ

سرحد 3.24 ملین ایکڑ فٹ

پاکستان میں 77 ملین ایکڑ زرعی زمین میں سے 36 ملین ایکڑ زمین کی ضرورت نہری نظام کے ذریعے سے پوری ہو رہی ہے تاہم مزید 22.5 ملین ایکڑ زرعی زمین کو زیر آبپاشی لانے کی استعداد موجود ہے۔ اگر ویژن 2025 پر عمل کیا گیا تو صورت بہتر ہو سکتی ہے۔

ہائیڈرو الیکٹرک پاور پلانٹس

Hydro Electric power plants

پانی کی جو نعمت دریاؤں کی شکل میں پاکستان کو حاصل ہے اس سے اگر صحیح فائدہ اٹھایا جائے تو

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ کاشفہ اقبال صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان مکرم محمد یحیٰی احمد صاحب واقف نو ابن مکرم مصور احمد صاحب لندن کے ساتھ مبلغ 10 ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 2/اپریل 2014ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرمہ شاہدہ مودود صاحبہ اہلیہ مکرم سید مودود احمد صاحب دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری چھوٹی بیٹی مکرمہ سیدہ قمر الہدیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عباس احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب گلاسگو سکاٹ لینڈ (اسیر راہ مولیٰ) کو مورخہ 4 مئی 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کو تحریک وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے مامن احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ کی والدہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف موسیٰ والا سابق درویش قادیان کی پوتی اور مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالح، خادمہ دین، خلافت کا وفا شعار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم وسیم احمد شاکر مہار صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا محترم چوہدری غلام رسول مہار صاحب دارالبرکات ربوہ کے بائیں کندھے میں گرنے کی وجہ سے فریکچر ہوگیا ہے۔

قبل ازیں آپ کے بڑے بیٹے محترم چوہدری محمد احمد مہار صاحب کے بازو میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے فریکچر ہوگیا تھا۔ فضل عمر ہسپتال میں علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے ان ہر دو احباب کی جلد از جلد کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم اعظم شہزاد صاحب مربی سلسلہ چک 87 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم حمید احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے آئی سی یو فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں اور بیہوش ہیں فالج کا حملہ ہوا ہے اور مصنوعی سانس کی مشین لگی ہوئی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے، صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سکندر منظور بھٹی صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم منظور احمد بھٹی صاحب ابن مکرم چوہدری رحمت خاں بھٹی صاحب چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 20/اپریل 2014ء کو بعمر 84 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مورخہ 24/اپریل 2014ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ تلاوت قرآن کریم اور صوم وصلوٰۃ کے پابند، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پاکستان بننے کے بعد فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی ایک روز ان کے بنکر پر گولہ گرا جس سے آپ زخمی ہوگئے تو واپس گھر آگئے اور اپنے چھوٹے بھائی مکرم محمد نذیر بھٹی صاحب کو تین ماہ کے لئے کشمیر بھیجا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت خلافت اولیٰ کے دور میں آپ کے دادا مکرم چوہدری کرم داد بھٹی صاحب کے ذریعہ آئی۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم خالد محمود بھٹی صاحب لندن، خاکسار، مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب بیلجیئم، مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب لندن، تین بیٹیاں مکرمہ رخسانہ اصغر صاحبہ سرگودھا، مکرمہ روبینہ مختار صاحبہ کینیڈا، مکرمہ غزالہ وحید صاحبہ لندن کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایک بہت بڑا اعزاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کرکے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی ......ھٰؤلاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔

سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو......لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہو گے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3/اگست 1998ء)

احباب وخواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆انگریزی لفظ نیوز "News" دراصل چار سمتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یعنی (N) نارتھ، شمال۔ (E) ایسٹ، مشرق۔ (W) ویسٹ، مغرب۔ (S) ساؤتھ، جنوب۔ NEWS کے معنی ہیں چاروں طرف سے آنے والی خبر۔

☆کپڑے وغیرہ دھونے کے اکثر سیال صابنوں (Detergents) میں نظر نہ آنے والے کچھ ایسے زندہ اجسام شامل ہوتے ہیں، جو کپڑوں کے دھبے چٹ کر جاتے ہیں۔

☆امریکی ہر سال بلیوں کی غذا پر اپنے بچوں کی خوراک سے زیادہ پیسے خرچ کرتے ہیں۔

☆کالی وھیل مچھلی کا رنگ پیدائش کے وقت سفید ہوتا ہے۔

☆اگر آپ کی عمر سو سال ہے تو 80 فیصد امکان ہے کہ آپ خاتون ہوں گی۔

☆ہاتھی کا بچہ اوسطاً 660 دن تک ماں کے پیٹ میں رہنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

☆آجکل دنیا کے تقریباً 50 فیصد سائنسدانوں کا تعلق دفاعی منصوبوں سے ہوگیا ہے۔

☆کاجو کے بیرونی چھلکے میں موجود تیل زہریلا ہوتا ہے، اسی لئے اسے جلانے کے بعد کاجو نکال لئے جاتے ہیں۔

☆اندازاً ایک تہائی افراد اپنی انگلیاں چٹخا نہیں سکتے۔

☆فیشن کی شوقین خاتون اپنی زندگی میں اوسطاً 20 کلوگرام لپ سٹک استعمال کرتی ہے۔

☆امریکی دارالحکومت واشنگٹن کا شاپنگ مال (بازار) ویٹی کن سٹی سے 4 گنا زیادہ بڑا ہے۔

☆زمین سے ایک پونڈ غذا پیدا کرنے کے لئے بارش کا 100 پونڈ پانی درکار ہوتا ہے۔

☆زمین کا اندازاً 70 فیصد رقبہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس میں سے صرف ایک فیصد پانی پینے کے قابل ہے۔

☆ٹائلٹ پیپر کی ایجاد سے پہلے فرانس کا شاہی گھرانا ٹائلٹ میں ململ کے رومال استعمال کرتا تھا۔

☆فٹ بال کے بیشتر کھلاڑی ایک کھیل کے دوران 7 میل تک دوڑتے ہیں۔

☆جسم کے جس حصے کو خون فراہم نہیں ہوتا وہ آنکھ کا قارنیہ ہے جو ہوا سے باریک سوراخوں کے ذریعہ براہ راست آکسیجن حاصل کرتا ہے۔

☆روزانہ چار لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں اور ایک لاکھ چودہ ہزار انسان مرتے ہیں۔

☆طبی رپورٹس کے مطابق انسانی آبادی میں سے 18 فیصد نوم خرامی یعنی نیند میں چلنے کے مریض ہوتے ہیں۔

☆دنیا میں اندازاً 90 افراد کو ان کی موت کے بعد منجمد کیا گیا ہے۔

☆دنیا میں سب سے زیادہ سنگترے برازیل میں پیدا ہوتے ہیں۔

☆مرض آکلہ (Lupus) کے اندازاً 90 فیصد مریض خواتین ہوتی ہیں۔

☆دنیا کا قدیم ترین رولر کوسٹر، لیف دی ڈیز 1902ء میں تعمیر ہوا تھا۔ یہ پنسلوانیا (امریکہ) میں واقع ہے۔

☆1967ء میں منتقلی قلب کا کامیاب آپریشن جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں ڈاکٹر کرسچین برنارڈ نے کیا تھا۔

(ہمدرد صحت اکتوبر 2009ء)

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

(زیرانتظام: نظارت تعلیم القرآن ربوہ)

محض خدا کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ 13 تا 22/اپریل 2014ء اس سال کی پہلی اور مجموعی طور پر 59 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کی گئی۔

اس بار کلاس میں صوبہ پنجاب اور آزاد کشمیر کے اضلاع سے نمائندگان کو بلایا گیا تھا۔ باوجود نامساعد حالات کے 24 اضلاع سے 74 نمائندگان نے اس کلاس میں شرکت کی۔

اس کلاس میں طلباء کی تدریس کے لیے دفتر جلسہ سالانہ کوارٹرز تحریک جدید، اور ان کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا تھا۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کو تدریس کے لیے ایک نصاب کتابی صورت میں مہیا کیا گیا تھا۔

اس کلاس میں چار پیریڈز رکھے گئے تھے۔
1۔ناظرہ و تجوید القرآن، حفظ قرآن 2۔ترجمۃ القرآن 3۔عربی گرائمر و عام عربی بول چال۔ 4۔تعارف صیغہ جات۔اس میں طلباء کو مرکز میں موجود دفاتر اور اداروں سے واقفیت دلائی گئی، اس میں مختلف صیغہ جات کے افسران یا اُن کے نمائندہ تشریف لا کر اپنے صیغے کا تعارف کرواتے رہے۔اس میں طلباء کو سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔

کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاذ جامعہ احمدیہ، مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ اور مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن نے سرانجام دیئے۔

روزانہ نماز عصر کے بعد ایک خصوصی نشست ''صحبت صالحین'' میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔طلباء کو زیارت مرکز کیلئے خلافت لائبریری، بیت مبارک، نمائش سرائے مسرور، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، اور بیوت الحمد پارک کا Visit کروایا گیا۔ تمام طلباء اِس سے بہت محظوظ ہوئے۔طلباء کے لیے روزانہ بعد نماز عشاء اسباق دہرانے کے لیے ایک گھنٹہ کے لئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا تھا۔

اس تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 13/اپریل 2014ء کو دفتر جلسہ سالانہ، کوارٹرز تحریک جدید ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے افتتاحی خطاب اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔

اس کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم کروائے گئے۔

مورخہ 21/اپریل کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔جس میں تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ کا ٹیسٹ زبانی تھا۔

اس کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 22 اپریل 2014ء کو دار الضیافت کے نئے ڈائننگ ہال میں منعقد ہوئی۔تقریب میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔پھر اپنے خطاب میں انہوں نے کلاس میں شریک طلباء کو تعلیم قرآن کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تفصیلی ہدایات کے مطابق قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

دعا کے بعد مہمانان اور طلباء کو ظہرانہ دیا گیا۔

نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے کلاس میں شامل ہونے والے تمام طلباء کو سند شرکت، رپورٹ فارم، پمفلٹس اور سٹیکرز پر مشتمل ایک ایک پیکٹ دیا گیا۔کلاس کے شرکاء کو توجہ دلائی گئی کہ اگلے ماہ مئی سے اپنی جماعتوں میں تعلیم القرآن کے سلسلہ میں اپنی مساعی پر مشتمل کارگزاری رپورٹ ارسال کریں۔

آخر میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، تمام شاملین کو اور ہم سب کو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ایم ٹی اے کے پروگرام

15 مئی 2014ء

12:45 am	ریئل ٹاک
1:50 am	دینی و فقہی مسائل
2:20 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
4:30 am	وقت تھا وقت مسیحا......
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:45 am	دینی و فقہی مسائل
8:15 am	وقت تھا وقت مسیحا کا
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	ایم ٹی اے کانفرنس 2014ء منعقدہ 13/اپریل 2014ء
12:25 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 30/اپریل 1997ء
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:25 pm	پشتو مذاکرہ
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	ہجرت
8:40 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	ایم ٹی اے کانفرنس 2012ء
11:50 pm	ہجرت

ربوہ میں طلوع وغروب 7 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:55

ضرورت کمپیوٹر آپریٹر

مجلس انصاراللہ پاکستان کو ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔تعلیم کم از کم ایف۔اے ہو۔جو حضرات جماعتی خدمت کا شوق رکھتے ہیں اور اردو، انگلش کی اچھی سپیڈ کے ساتھ Office Excel, اور Graphics کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں اپنی درخواست صدر صاحب حلقہ سے تصدیق کے بعد بھجوائیں۔
فون نمبر برائے رابطہ: 047-6212982
(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
047-6211971 دکان 6216216

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

ضرورت ہے
(1) سیلز مین عمر 25 سے 35 سال اور تعلیم کم از کم میٹرک ہو
تاریخ انٹرویو مورخہ 19 مئی بروز سوموار 10 بجے صبح
خواہشمند حضرات اپنے صدر صاحب حلقہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ رابطہ کریں۔
PH:04237932514,04237932515
میاں بھائی پٹہ کمانی میکر
گلی نمبر 5۔الفرخ مارکیٹ جی ٹی روڈ
کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور